سوال

(32) عورتوں کو نماز میں انضمام کرنا چاہیے یا نہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتوں کو نماز یںگ انضمام کرنا چاہیے یا نہ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابو داؤد اپنے مراسیل میں اور بیہقی سنن کبریٰ میں زید بن ابی حبیب سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجد تما فضما بعض اللحم الی الارض وان المرأة لیست فی ذلک کالرجل واخرج البیہقی مرفوعا اذا سجدت المرأة الصقت بطنھا فخذھا کاستر ما یکون لھا۔

ترجمہ: تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو سمٹ کر سجدہ کرو کیوں کہ عورت اس فعل میں آدمی کی طرح پر نہیں ہے اور بیہقی نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی راتوں سے ملالے اس میں زیادہ پردہ ہے۔ ۱۲ علوی

اور اسی پر تعامل اہل سنت مذاہب اربعہ وغیرہ سے چلا آیا ہے۔ حافظ ابن القیم زاد المعاد میں لکھتے ہیں ولھذا شرح فی حق الاناث من الستر والخفر مالا یشرع مثلہ الذکور فی اللباس وارخاء الذیل شبرا او اکثر وجمع نفسھا فی الرکوع والسجود دون التجافی۔

ترجمہ: عورتوں کے لیے (نماز میں) لباس کے ساتھ اور پلو ایک بالشت یا زیادہ چھوڑنے کے ساتھ پردہ کرنا اور اپنے بدن کو رکوع اور سجدہ میں اکٹھا کرنا اور جھکانا اس قدر شروع ہے جو مردوں کے لیے اتنا نہیں۔ ۱۲

شرح وقایہ وہدایہ وغیرہ کتب حنفیہ میں لکھا ہے والمرة تنخفض فی السجود وتلق بطنھا بفخذیھا

ترجمہ: اور عورت سجدوں میں جھک جائے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملائے۔

ابن ابی زید مالکیؒ نے اپنے رسالہ میں جو مذہب امام مالکؒ میں متون معتبرہ سے ہے لکھتے ہیں وھی (رای المرأة) فی ھیئة الصلٰوة مثلہ (ای مثل الرجل) غیر انھا تنضم ولا تفرج فخذیھا ولا عضدیھا وتکون منضمة منزویة فی جلسھا وسجودھا وامرھا کلہ:

ترجمہ: اور عورت صورت میں نماز مرد کی طرح ہے صرف اتنا فرق ہے کہ عورت سمٹ کر رہی اور اپنے بازو اور رانوں کو کشادہ نہ کرے۔ بلکہ اپنے سجدے اور بیٹھنے اور نماز کے سبب کاموں میں مل کر رہے۔

امام نووی منہاج میں (جو فقہ شافعیہ میں معتبر متن ہے لکھتے ہیں وتضم المرأة والخنثی شہاب الدین احمد رملی شافعی نہایتہ المحتاج میں منہاج کی اس عبارت مذکور پر لکھتے ہیں فیضم کل منھما بعضہ الی بعض ولو فی خلوة فیما یظھر لما فی تفرقھما من التشبہ من الرجال

ترجمہ: عورت اور مخنث (نماز) میں سمٹ کر رہیں پس ہر ایک عورت اور مخنث (نماز میں اپنے) بعض (جسم) کو بعض سے ملاوے اگرچہ خلوت میں ہو ظاہر یہی ہے اس لیے کہ بعض جسم

کو علیحدہ کرنے میں مردوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ ۱۲
شرح اقناع (جو حنابلہ کی معتمد کتاب ہے) میں لکھتے ہیں والمرأة کالرجل فی ذلک الاانھا تجمع نفسھا فی الرکوع والسجود وجمیع احوال الصلٰوۃ وتجلس متربعۃ او تسدک رجلیھا عن یمینھا وھو افضل لانہ غالب فعل عائشۃ واشبہ بجلسۃ الجرل انتھی
ترجمہ: عورت نماز میں مرد کی طرح ہے مگر عورت اپنے جسم کو رکوع اور سجدوں اور تمام کے تمام احوال میں اکٹھا کر کے رکھے اور (بیٹھے کے وقت) چوکڑی مار کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں کو اپنی داہنی طرف نکال کر بیٹھے اور یہ (پچھلی صورت) بہتر ہے اس لیے کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا کا اکثر یہی طریقہ تھا اور (یہ صورت) مرد کے بیٹھنے کے ساتھ بھی مشابہ ہے۔ انتھی
اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال کر بیٹھنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قعدہ اخیرہ میں ثابت ہے جب مردوں کے واسطے اس کی ممانعت نہیں تو عورتوں کے واسطے بسبب تستر کے بالاولی ممانعت نہیں ابوداؤد وصفت صلوۃ نبویہ میں ابو حمید سے مروی ہے فاذا کان فی الرابعۃ افضی بورکہ الیسری الی الارض واخرج من ناحیۃ واحدۃ
ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی رکعت میں بیٹھتے تو اپنے بائیں طرف مبارک زمین سے لگا دیتے اور دوسری طرف سے اپنے پاؤں مبارک نکال دیتے ۱۲ علوی
غرض کے عورتوں کا انضمام وانخفاض نماز میں احادیث وتعامل جمہور اہل علم ازمذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے اس کا منکر کتب حدیث وتعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔
واللہ اعلم

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 148-149

محدث فتویٰ